إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۱۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں دوبار

الفضل
قادیان

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی ...

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۲۶ | مورخہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ۲۲ ستمبر کو ڈلہوزی سے مراجعت فرمائے قادیان ہوئے ٭

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر دعوۃ و تبلیغ اپنی رخصت سے واپس آ گئے ہیں ٭

جناب میر قاسم علی صاحب جلسہ ڈلہوزی سے واپس تشریف لے آئے ہیں ٭

مولوی عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل جلسہ احمدیہ جہلم پر جو ۲۵-۲۶ ستمبر کو ہو گا۔ تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے بھیرہ بھی جائینگے ٭

جناب مفتی محمد صادق صاحب اور منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل لائل پور میں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے زیر علاج ہیں۔ اور حافظ احمد اللہ صاحب قادیان میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ٭

احمدیہ گزٹ ۲۰ ستمبر کو شائع ہو گیا ہے ٭

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ڈلہوزی میں

۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل اور کرم سے اچھی ہے لیکن طبیعت میں کمزوری کی وجہ سے کبھی سر درد وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ کبھی خفیف حرارت بھی ٭

۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء ۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے ٭

خاکسار حشمت اللہ ٭

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا پتہ یہ ہے:۔

"پورٹ لینڈ ہال ۔ ڈلہوزی ۔ ضلع گورداسپور"

احباب کو چاہیئے ۔ کہ حضرت کی خدمت اقدس میں عریضہ لکھتے وقت اپنا پتہ پورا اور صاف لکھا کریں تا جواب لکھنے میں کسی قسم کی دقت نہ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عارفانہ کلام

بے سامان طالب کی پکار [1]

شیخ یعقوب علی صاحب لنڈن سے تحریر فرماتے ہیں کہ :- "میں نے یہاں ایک نوجوان جرمن فلاسفر اور شاعر کو اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں ترجمہ کرکے سنایا وہ وجد کرنے لگا اور کہا کہ "یہ کسی معمولی انسان کا کلام نہیں بلکہ یہ شخص اسرار حیات و نفسیات کا پیغمبر ہے" وہ خود بھی شاعر اور فلسفی ہے اور اسے اپنی فلاسفی اور شاعری پر ناز ہے مگر حضرت کے کلام کو سنکر باوصفیکہ میں اس کو صحیح صورت میں پیش بھی نہ کر سکتا تھا اسے وجد آگیا۔" (ایڈیٹر)

مرے ہمراز ! بے شک دل محبت کا ہے پیمانہ
ہے اس کا حال رندانہ تو اس کی چال مستانہ
مئے جاں بخش بنتی ہے جہاں ۔ ہے یہ وہ مے خانہ
مگر وہ کیا کرے جس کا کہ دل ہو جائے ویرانہ
نظر آتی ہیں تمناؤں کی چاروں سمت میں قبریں

مرے ہمراز ! کہتے ہیں کہ اک شے نور ہوتی ہے
جب آتی ہے تو تاریکی معاً کافور ہوتی ہے
علاجِ رنج و غم ہائے دلِ رنجور ہوتی ہے
طبیعت کتنی بھی افسردہ ہو مسرور ہوتی ہے
مگر ہم کیا کریں جنکے کہ دن بھی ہوگئے راتیں

مرے ہمراز ! آنکھیں بھی خدا کی ایک نعمت ہیں
ہزاروں دولتیں قربان ہوں جس پر وہ دولت ہیں
ہنائے جسم میں سچ ہے کہ بابِ علم و حکمت ہیں
مثالِ خضر ہمراہِ طلب گارِ زیارت ہیں
مگر وہ منہ نہ دکھلائیں تو پھر ہم کیا کریں نکھیں

وہ خوش قسمت ہیں جو گر پڑ کے اس مجلس میں جا پہنچے
کبھی پاؤں پہ سر رکھا کبھی دامن سے جا لپٹے
غرض جس طرح بن آیا مطالب اُن سے منوائے
مرے ہمراز ! پر وہ پر شکستہ کیا کریں جن کے
ہوا میں اُڑ گئے نالے گئیں بے کار فریادیں

بجا ہے ساری دُنیا ایک لفظ "مَیں" کا ہی نقشا
جدھر دیکھو چمک اس کی جدھر دیکھو ظہور اس کا
مرے ہمراز ! سب دنیا کا کام ہے "مَیں" پہ ہی چلتا
مگر "مَیں" بھی تبھی ہوتی ہے جب ہو سامنا "تو" کا
بھلا وہ کیا کریں "مَیں" کو جو اپنی یاد بھُولیں

دلِ مایوس سینہ میں اندھیرا چاروں جانب ہیں
نہ آنکھیں ہیں کہ رہ پائیں نہ پَر ہیں جن سے اُڑ جائیں
نہ احساسِ انانیت کہ اس کے زور سے پہنچیں
مرے دل دار ! ہم پر بند ہیں سب وصل کی راہیں
سوا اسکے کہ اب خود آپ ہی کچھ لطف فرمائیں

ہمارے بے کسوں کا آپ کے بن کون ہے پیارے ؟
نظر آتے ہیں مارے غم کے اب تو دن کو بھی تارے
نہیں دل اپنے سینوں میں دھرے ہیں بلکہ انگارے
پھنکے جاتے ہیں سر سے پاؤں تک ہم ہجر کے مارے
بس اب تو رحم فرمائیں چلے آئیں چلے آئیں

---

[1] یہ نظم نہایت خوشخط حضرت خلیفۃ المسیح کے خود نوشتہ تشریحی نوٹوں کے ساتھ بطور لوح الہدیٰ ۲/ کتاب گھر قادیان سے ارزاں قیمت پر مل سکتی ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۶ء

دُنیا عذاب کے گھیرے میں

پہلی بربادیوں کی داستان داستان پاستان ہی سہی گذشتہ تباہیوں کا قصہ قصۂ فراموش شدہ ہی سہی۔ سابقہ ویرانیوں کا نقشہ نقشۂ پارینہ ہی سہی۔ مگر اس کو کیا کہئیے گا۔ کہ دورِ حاضر میں جو شورِ محشر ہر ملک و دیار میں پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مارے گئے ہماری ہیئت تباہ ہوگئی۔ ہماری سیاست خطرہ میں پڑ گئی۔ ہماری تعلیم غیر منظم ہوگئی۔ ہمارا تمدن بگڑ گیا۔ ہمارے اخلاق میں زوال آگیا۔ ہمارا ایمان ضائع ہوگیا۔ ہمارا مذہب جاتا رہا۔ اگر خانہ جنگیاں ہمیں چھوڑتی ہیں تو محاربات ملکی ہمیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اگر محاربات ملکی ہمیں چھوڑتے ہیں تو [illegible] آ دبوچتے ہیں۔ اگر [illegible] ہمیں مخلصی بخشتے ہیں تو وبائیں پکڑ لیتی ہیں۔ اگر وبائیں ہمیں [illegible] دیتی ہیں۔ تو زمین ہمیں اُچھال اُچھال پھینکتی ہے۔ اگر زمین ہمیں دم بھر چین لینے دیتی ہے تو فلک [illegible] سے ہم پر چل پڑتا ہے۔ غرض کوئی نہ کوئی آفت۔ کوئی نہ کوئی بلا۔ کوئی نہ کوئی مصیبت ہم پر پڑی ہی رہتی ہے۔

یہ اجمال ہے اس شور و غوغا کا جو چار دانگ عالم سے اٹھ رہا ہے۔ اور اس اجمال کی تفصیل کسی گوشۂ خفا میں روپوش نہیں جو نظروں سے اوجھل ہو۔ کسی زاویۂ خمول میں مستتر نہیں جو دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے پر بھی نظر نہ آئے۔ کسی سینۂ پرکینہ میں مدفون نہیں جو کسی سینہ بسینہ راز کی طرح باہر ہی نہ نکل سکتی ہو۔ بلکہ اس کی تفسیر کرۂ ارض کی کھلی ہوئی کتاب پر ہے۔ کہ ہر آنکھ اُسے پڑھ سکتی ہے۔ صحیفۂ کائنات کے ورق ورق پر ہے کہ ہر دیدہ ور اسے دیکھ سکتا ہے۔

یہ آفات و بلیات اور یہ آلام و مصائب یہ قحط و وبائیں اور یہ طوفان و زلازل جو اکناف عالم کو نرغے میں پھنسائے ہوئے ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل کی ایک اہم فصل ہیں۔ اور دوسری اہم فصل اراضیات یورپ و افریقہ ہیں۔ یا خطّاتِ ایشیا و امریکہ کہ جہاں نیرنگیہائے قدرت سے ہنگامۂ رستخیز بپا نظر آتا ہے۔ جہاں کوئی دن نہیں گذرتا کہ نت نئی آفت کے ہدف بے بس نہ بنتے ہوں۔ اور کوئی رات نہیں گذرتی کہ جسکی صبح کو زار و سوگوار نہ اٹھتے ہوں۔ چین کو دیکھو تو وہ صید حوادث ہے۔ جاپان کو دیکھو تو وہ صید حوادث ہے۔ ہندوستان کو دیکھو تو وہ صید حوادث ہے۔ فرنگستان کو دیکھو تو وہ صید حوادث ہے۔ یورپ کو دیکھو تو وہ امن میں نہیں۔ ایشیا کو دیکھو تو وہ اطمینان سے نہیں۔ امریکہ کو دیکھو تو وہ چین میں نہیں۔ افریقہ کو دیکھو تو وہ آرام میں نہیں۔ کسی جگہ ملوکیت اور جمہوریت کا تنازعہ کھڑا ہے۔ کسی جگہ وطنیت اور حقیقت کا تنازعہ برپا ہے۔ کسی جگہ سرمایہ اور محنت وجہ نقار ہو رہے ہیں۔ کسی جگہ اتلاف حقوق اور غصب صدود سبب پرخاش بن رہے ہیں۔ غرض ربع مسکوں سے کیا ملی کیا شرقاً غرباً اور کیا ملجی کیا شمالاً جنوباً دلدوز اور سینہ فگار آوازیں ہی سنائی دے رہی ہیں۔ اگر کوئی ایسا بلند ترین مقام ہو سکتا ہے۔ کہ جس پر کھڑے ہو کر اس جاری و طاری کیفیت کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ تو یقیناً اس مقام پر کھڑے ہو کر مشاہدہ کرنے والا چلا اٹھیگا کہ یہ تو قیامت کا نمونہ ہے۔ وہ دیکھیگا کہ رستخیز۔ دار و گیر اور نفسی نفسی کا عالم ہے۔ ایک طرف وہ دیکھیگا کہ آسمان اپنی کٹار کھینچکر حملہ آور ہو رہا ہے۔ دوسری طرف وہ مشاہدہ کریگا کہ زمین اپنا دہان کھولکر فرزندان آدم کو نگلتی چلی جا رہی ہے۔ تیسری طرف وہ دیکھیگا کہ خوفناک حوادث نسل انسان کا خاتمہ کرنے پر تلے کھڑے ہیں۔ چوتھی طرف وہ محسوس کریگا کہ عناصر اربعہ سراسر مخالف ہو رہے ہیں۔

یہ سب کچھ ہے مگر سوال یہ ہے کہ یہ کیوں ہے؟ کیا خدا پر ظلم کا الزام لگاؤ گے؟ توبہ معاذ اللہ۔ کیا خلّاقِ دوجہاں کو اپنی مخلوق کا دشمن ٹھیراؤ گے؟ کیا اس کے متعلق یہ کہو گے کہ وہ بلا وجہ یہ سزا دے رہا ہے؟ کیا اس کے متعلق یہ گمان کروگے کہ وہ یونہی دنیا پر غضبناک ہوگیا ہے؟ یقیناً نہیں جب نہیں تو اے نسل آدم کے دانا و ہوشمند! پھر دم بھر کیلئے سوچو تو سہی کہ پھر اس کیفیت کی علت موجبہ کیا ہے؟ سوچو۔ سوچو اور پھر سوچو اگر تم آسمان کو دیکھکر کہ وہ لال ہے شام کو یہ کہہ سکتے ہو کہ آج کھلا رہیگا۔ اگر تم دھندلکا دیکھکر صبح کو یہ بتا سکتے ہو کہ آج آندھی چلیگی۔ اگر تم پچھم سے بادل کو اٹھتے دیکھکر کہہ سکتے ہو کہ مینہ برسیگا۔ اگر تم دکھنا سے یہ بتا سکتے ہو کہ لو چلیگی۔ تو بالیقین اور بالضرور تم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا سے بھی یہ پتہ لگا سکتے ہو۔ کہ یہ عالمگیر عذاب آ نہیں سکتے جب تک کہ کوئی نبی دنیا میں نہ آیا ہو۔ خدا غضبناک ہوتا نہیں جب تک کہ کسی نبی کو دنیا میں بھیج نہ لے۔ اسکا قہر ان خاک زادگان خود فراموش پر پڑتا نہیں جب تک وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا (سورہ بنی اسرائیل) کا ظہور پورے طور پر نہ ہولے۔

پس اگر تم یہ سب کچھ کر سکتے ہو اور بالضرور تمہیں ایسا کرنا چاہیئے تو تمہیں اس کرۂ خاکی کے چاروں طرف نگاہ دوڑانی چاہیئے۔ شائد کہیں تمہیں کوئی ایسا وجود نظر پڑ جائے جسے نبی بنا کر خدا نے بھیجا ہو اور جس کی تکذیب ہونے پر اسکا غضب بھڑک اٹھا ہو جس کے نتیجے میں یہ عذاب آئے ہوں۔ دیکھو دیکھو اور خوب ہوش سے دیکھو لیکن تمہاری راہبری کیلئے تمہیں کہا جاتا ہے۔ کہ صرف بڑے بڑے شہروں کو ہی نہ دیکھو بلکہ قصبوں قریوں کو بھی دیکھو شائد گوہر مقصود وہاں ہی ہو۔ اگر تم ایسا کروگے تو جس طرح ناصرت اور مکہ نگاہ پڑ سکتے تھے اسی طرح "قدعہ" جو بگڑ کر قادیاں بن گیا تمہیں نظر آ جائیگا۔ اور پھر وہاں وہ مردِ خدا بھی دکھ پڑیگا جسے خدا نے نبی بنا کے بھیجا۔ اور جس کی تکذیب و تکفیر کی پاداش عذاب و عقاب کے رنگ میں ظاہر ہو رہی ہے۔ اور جب یہ نظر آجائیگا تو پھر یہ معلوم ہونا کوئی مشکل نہ رہ جائیگا۔ کہ اس نے ان قوانین الٰہیہ کی یاد دہانی کرانے کے ماسوا کہ جو عذاب کے متعلق ہیں نہایت صفائی کے ساتھ دنیا کو بیدار کرنے کے لئے پیش از وقت ہی بتا دیا۔ "حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶"

"زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملیگا۔ تب انسان میں اضطراب پیدا ہوگا کہ کیا ہونے والا ہے۔ . . . وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے . . . . اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کیساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندار کا اپنے متعلق آپ فتوےٰ!

زمیندار جس شد و مد سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جزدی وکلی حالات وواقعات کی مخالفت کرتا رہتا ہے اور جس شد و مد کر اُسنے شہادت نعمت اللہ خاں علیہ الرحمتہ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے برخلاف نہیں نہیں حق اور صداقت کے برخلاف زہر اگلا وہ رازداروں پر پردہ نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت عریاں ہے کہ ہر کہ و مہ اُس سے آگاہ ہے۔ وہ مخالفت کیا تھی؟ ایک ایسی بات کی تائید تھی جو نہ قرآن سے ثابت نہ حدیث سے راست یعنی ایسے اشخاص کا قتل جو اختلاف عقائد رکھتے ہوں۔ افغانستان نے جب مولوی نعمت اللہ خانصاحب شہید علیہ الرحمتہ کو ہدف سنگباری بنایا تو اس وقت تمام مہذب دنیا یکسر پکار اٹھی کہ یہ سخت ناانصافی ہوئی ہے! اور اس سے بڑھکر ظلم کی مثال اوراق تاریخ پر ملنی مشکل ہے۔ کہ ایسے اشخاص کا قتل جائز قرار دے لیا جائے۔ جو صرف اور صرف خدائے قدوس کا نام بلند کرنے کیلئے چار دانگ عالم میں پھیر نکلنے والے ہیں۔ اور جو جس سلطنت کے دائرہ حکومت میں جاتے ہیں۔ اس کے قوانین کی پابندی کو اپنا فرض ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر زمیندار نے اس کریہہ فعل کی بھی تائید کی۔ اور اس زور کیساتھ کی کہ شائد اس فعل کا ارتکاب کرنیوالوں کی نظروں میں بھی اسکی وہ اہمیت نہ ہو۔ جو اس نے محض اس لئے اسکو دی۔ کہ اسے احمدیوں سے دشمنی اور عداوت تھی اور جس نے یہاں تک اسکی آنکھوں پر دھندلکے کی پٹی باندھ دی کہ باوجود دکھانے کے بھی اسے کچھ سوجھائی نہ دیتا مگر آج وہی زمیندار اپنی بعض ضرورتوں کیلئے قرآن کریم کا ایک حکم پیش کرتا ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ مسلمانوں کو کسی قوم کی دشمنی کیوجہ سے اس سے ناانصافی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ستم کیشی اور ظلم رانی کو جائز نہیں قرار دینا چاہیئے چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں۔

"ہم اس حقیقت ثابتہ کو بکرات و مرات المنشرح کر چکے ہیں۔ کہ دنیا میں فرزندان توحید سے بڑھکر کوئی قوم فراخ حوصلہ اور انصاف پرور نہیں۔ ان کے منشور عدل کی آرائش کا سامان پہلے ہی دن اس سرخی نے کر دیا تھا۔ کہ لایجرمنکم شنان قوم علےٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (دیکھنا کسی قوم کے ساتھ محض اسوجہ سے بے انصافی نہ کرنا کہ وہ تمہاری دشمن ہے۔ انصاف کرو۔ اور بخیر جانبدار ہو کر انصاف کرو۔ کیونکہ یہی خدا سے ڈرنیوالوں کا شیوہ ہے) دوسری قومیں صرف اپنوں کیساتھ انصاف کر سکتی ہیں۔ مسلمان پرایوں کے ساتھ بھی انصاف کرنے پر مذہباً مجبور ہیں۔ تاریخ اسلام کے ورق اُلٹ جاؤ۔ تمہیں ہر صفحے پر اس عدیم النظیر عدل اس فقید المثال انصاف کی درخشاں و تابناک شہادتیں جابجا ملیں گی۔ جنہیں ارباب بصیرت نامسلمانوں کے قرنہا قرن کے وقائع میں ڈھونڈتے ہیں۔ اور بے فائدہ ڈھونڈتے ہیں۔

اس گئے گذرے دور میں بھی جبکہ ہندوستان کے اندر ہمارے اقبال کا آفتاب غروب ہو چکا ہے اور وہ فضا جو سطوت کبریٰ کے قدموں کی دھمک سے کبھی گونجا کرتی تھی۔ بالکل سنسان ہے مسلمانوں کی یہ شاندار قومی خصوصیت مٹنے نہیں پائی۔ کہ حق بات کا ہر حالت میں اعتراف کیا جائے۔ اور اپنے بدترین دشمنوں کے ساتھ بھی بے انصافی نہ کیجائے"

(زمیندار ۱۳ ستمبر صہ ۲ کالم ۳)

کیا اس آیت کو پیش کر کے زمیندار نے یہ تسلیم نہیں کیا کہ جو لوگ محض دشمنی کی وجہ سے کسی قوم سے ناانصافی کرتے ہیں وہ خدا سے ڈرنے والے نہیں؟ یقیناً یہی تسلیم کیا ہے اور جبکہ اس نے مانا ہے کہ بدترین دشمن کے ساتھ بھی ناانصافی نہ کرنے کا حکم ہے۔ جبکہ اس نے تسلیم کیا ہے کہ مسلمان پرایوں سے بھی مذہباً انصاف کرنے پر مجبور ہیں جبکہ اس کے مسلمات میں سے ہے کہ تاریخ اسلام کے ہر ورق پر اس عدیم النظیر عدل اور اس فقید المثال انصاف کی درخشاں و تابناک شہادتیں اٹی پڑی ہیں۔ تو پھر ان کے برخلاف اگر وہ خود اپنے وطیرہ کو بنائے تو اس کے یہی معنے ہیں کہ وہ خدا سے ڈرنے والا نہیں اگر یہی ہے اور یقیناً یہی ہے تو زمیندار کو اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ جیتی جان اس قرآنی فتویٰ سے جسکو اس نے آپ اپنے اوپر لگایا خائف ہو کر اپنی بیباکیوں سے بدرگاہ مجیب الدعوات معافی مانگے۔ تا بروز محشر اس حکم کی سرتابی کے سبب دانت نہ پیسنے پڑیں اور یہ نہ کہنا پڑے کہ مجھے پھر دنیا میں بھیجا جائے۔ کہ میں ان جرائم کی تلافی کروں۔

ڈاکٹر مونجے کے لٹھ باز ہندو

چاہے کوئی مانے یا نہ لیکن۔ خدا لگتی یہی ہے کہ برادران وطن نے اپنے دوش بدوش بسنے والی مسلم قوم کیساتھ جو طریق سلوک اختیار کیا ہوا ہے وہ جہاں افسوسناک ہے وہاں ہی اس خلیج مغائرت کو وسیع کرنے والا ہے جسکو پاٹنے کے لئے طول و عرض ہند سے آئے دن آوازیں اٹھتی رہتی ہیں۔ شدھی اور سنگٹھن اور ہندوؤں کے مختلف دلوں کی تعمیر اور تمام دیگر تحریکات جو اس قوم میں آئے دن ہوتی رہتی ہیں ان کی تہ میں یہی غرض وحید اور مدعائے فرید کام کر رہا ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو اس قوم کو جسے امن پسند رہنے اور اپنے ہمسایہ کے حقوق کی نگہداشت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پائمال کر دیا جائے پھر اگر اس غلط اور نادرست بلکہ ناواجب پروپیگنڈا سے قطع نظر بھی کر لی جائے جو مسلمانوں کے برخلاف ان کی طرف سے کیا جاتا ہے اور جو اس قسم کا مضر دلآزار اور متہن ہوتا ہے۔ کہ خواہ نخواہ دلوں کو صدمہ پہونچتا ہے۔ اور طبیعتوں میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ تو بھی ہندوؤں کا طریق کار اس قسم کا خوفناک بن رہا ہے کہ مسلمانوں کو مجبوراً اپنی حفاظت کے سامان بہم پہنچانے کیطرف توجہ کرنے کی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر مونجے کے اس مشورہ کو ہی لیجئے جو انہوں نے جلسہ دربھنگہ میں ہندوؤں کو بدیں الفاظ دیا۔

"میں تمام ہندو بھائیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ ہر ایک گھر میں کم از کم ایک جوان ۱۶ سے ۲۵ برس کی عمر کا لاٹھی چلانا اور اسکا استعمال خوب اچھی طرح سیکھ لے" (مبلغ ۲۷ اگست)

اسی طرح اور بہت سی باتیں ہیں جنکی اس قوم کو صرف اس لئے مشق کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ ان کے مشاق ہو کر مسلمانوں کو تہس نہس کر دیں۔ کیا جس قوم میں اس قسم کی روح نفوذ کی جا رہی ہو یا جس کے لیڈر ڈاکٹر مونجے کی سی طرز کے ہوں وہ امن پسند ہو سکتی ہے۔ یا دوسروں کو امن سے بیٹھنے دے سکتی ہے؟ امید ہے کہ سمجھدار ہندو اپنے عمل سے اس مشورہ کا جواب دینگے کہ یہ لائق عمل نہیں۔

پٹیالہ کے ارباب حل و عقد توجہ کریں!

معاصر زمیندار کے ایک نامہ نگار نے ۱۵ ستمبر کی اشاعت میں اطلاع دی کہ ریاست پٹیالہ میں قرآن شریف و حدیث پڑھنے کی یکسر ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور یہ کہ باوجود احتجاج کے کوئی شنوائی نہیں ہوئی اور حالت یہانتک پہونچ گئی ہے کہ جمعہ کے روز بھی خطبہ و وعظ کہنے کی اجازت نہیں جہانتک ہم سمجھتے ہیں یہ خبر غلط ہے اور اس میں مبالغہ ہے کیونکہ حکم تو صرف یہ سنا تھا کہ آئندہ بیرونی واعظین بغیر اجازت وعظ نہ کر سکینگے غرض ہم ان تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو سکھوں اور مسلمانوں اور سکھ گوروں اور مسلمان بادشاہوں میں رہے اور اس عزت و توقیر کو جو مسلمان باباصاحب کی کرتے ہیں اور اس محبت و عشق کو جو باباصاحب کو قرآن اور رسول عربی صلعم سے تھا۔ اچھی طرح سمجھتے ہوئے دربار پٹیالہ کے ارباب بست و کشاد سے بالعموم اور ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ سے بالخصوص یہی امید رکھتے ہیں کہ ایسا حکم نہیں دیا گیا اگر ہاں ہم دربار پٹیالہ [illegible]

133

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دمشق میں تبلیغ احمدیت

ایک ہفتہ سے شہر میں کچھ امن کی حالت پیدا ہو رہی تھی۔ بعض لوگوں کا خیال تھا۔ کہ شاید کوئی صلح کی صورت نکل آئی ہو۔ کہ اچانک پرسوں عصر کے وقت چند ثوار باب الجابیہ سے شہر میں آ داخل ہوئے۔ اور وسط شہر میں آ کر ان سپاہیوں سے جنگ شروع کر دی جو استحکامات پر متعین تھے۔ ٹھک ٹھک ہونا شروع ہو گیا۔ دوکان دار دوکانیں بند کر کے گھروں کو بھاگ گئے۔ نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ ایک ضابطہ فسادی اور تین چار سپاہی قتل ہوئے۔ اور ایک شخص ثوار سے بھی مارا گیا۔

مسئلہ حیات و وفات مسیح ایمانیات میں سے ہے

اس اثناء میں بعض دوسرے شہر سے بھی اجتماع کا موقعہ ملا۔ اور انہیں پیغام حق پہونچایا گیا۔ ایک شخص کو وفات مسیح کے دلائل کے مقابلہ میں جواب نہ بن آیا۔ تو کہنے لگے۔ یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اسے زندہ مانے تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہے۔ اگر مردہ تسلیم کیا جائے تو کوئی نفع نہیں ہے۔ میں نے کہا مسئلہ حیات و وفات مسیح اس وقت ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ مسیح ناصری قرآن مجید کی رُو سے وفات یافتہ ہے یا زندہ۔ اگر اس کی حیات از روے قرآن مجید ثابت ہے۔ تو جو شخص اس کے خلاف وفات کا عقیدہ رکھتا ہے وہ قرآن مجید کے خلاف کرتا ہے۔ اور اگر قرآن مجید سے اس کی وفات ثابت ہے۔ تو جو شخص اس کی حیات کا قائل ہے وہ قرآن مجید کو جھٹلاتا ہے۔ پس اس صورت میں حیات و وفات مسیح کا مسئلہ ایمانیات میں شامل ہو جاتا ہے۔ دوسرے اس کی وفات سے ایک اہم فائدہ ہے۔ وہ یہ کہ اس کے مرنے سے مسیحیت بھی مر جاتی ہے۔ جیسا کہ اس کے خلاف اسے زندہ ماننے سے وہ زندہ ہو جاتی ہے۔

سلسلہ تبلیغ

الحمد للہ کہ باوجود حالات حاضرہ کی خرابی کے ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور احباب کی دعاؤں کی برکت سے کچھ نہ کچھ تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ گفتگوئیں بھی ہوتی ہیں۔ بعض دوست کتابیں بھی پڑھ رہے ہیں۔ میں مکرمی زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا نہایت ممنون ہوں۔ جنہوں نے بڑی جد و جہد سے دو کتابیں چھپوائیں جس کی وجہ سے میں اس قابل ہؤا۔ کہ لوگوں کو مطالعہ کے لئے دوں۔ یہ امر پوشیدہ نہیں۔ کہ تمام تفاصیل انسان زبانی بیان نہیں کر سکتا۔ خصوصاً اس وقت جب کہ پبلک تقریروں کے سننے کی بجائے تحریر پڑھنے کی زیادہ مشتاق اور عادی ہو۔ اس ماہ میں پانچ مرد اور تین عورتیں سلسلہ میں داخل ہوئیں ہیں۔ مردوں میں سے ایک طبیب الانسان (ڈاکٹر دندان ساز) ہیں۔ اور ایک اخبار ترکیہ و عربیہ کا حیفا میں نمائندہ ہے اور ایک دوست محکمہ دیوان العامہ بیروت میں ملازم ہیں سب کی استقامت کے لئے دعا فرماویں۔

بیروت

ہمارے ایک مخلص دوست احسان سامی حقی عراق گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ میں بھی ان کے ہمراہ بیروت گیا۔ وہاں ایک بہت بڑا کالج ہے۔ جو امریکن مشن کی طرف سے ہے۔ کلیہ امریکانی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کالج کی اصلی غرض تبشیر مسیحی ہے۔ اس تمام علاقہ میں فقط یہی ایک بڑا کالج ہے۔ اس کے متعلق ایک شفاخانہ بھی ہے۔ ہم نے منیجر شفاخانہ سے دریافت کیا۔ کہ آپ صرف شفاخانہ پر سالانہ خرچ کیا کرتے ہیں۔ اور یہ خرچ کہاں سے آتا ہے۔ تو اس نے کہا ساٹھ ہزار ڈالر سالانہ خرچ ہے۔ تیس ہزار ڈالر مشن کی طرف سے خرچ کیا جاتا ہے۔ اور تیس ہزار یہاں کی آمد سے پورا کیا جاتا ہے۔

کلیہ امریکانی کا مسلم طالب علموں پر اثر

ایک وکیل سے سلسلہ کے متعلق گفتگو جاری تھی۔ دوران گفتگو میں کہنے لگا۔ کہ یہاں کے لوگ نہایت متعصب ہیں دیکھو امریکن مشن نے لاکھوں روپیہ کالج پر صرف کیا ہے۔ اور کئی سال گذر گئے۔ مگر سوائے چند لوگوں کے کوئی مسیحیت میں داخل نہیں ہؤا۔ اور نہ ہی انہیں کوئی فائدہ ہؤا ہے۔ میں نے کہا یہ امر صحیح نہیں ہے۔ اس کالج نے مسیحی نقطۂ نگاہ سے بہت بڑا کام کیا ہے۔ اگر مسلمان پورے عیسائی نہیں بنے۔ تو پورے مسلمان بھی تو نہیں رہے۔ اگرچہ مسیحیت کا بظاہر اقرار نہ کریں۔ مگر ان کے رنگ میں تو رنگین ہو گئے۔ اور دین اسلام سے متنفر ہو گئے۔ اخلاق و آداب و تمدن میں ان کے نقش قدم پر چلنے لگے۔ اکثر ان میں سے طبعی بن گئے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے لگے۔ رسول اللہ صلعم کو نعوذ باللہ کاذب و مکار اور حیلہ ساز خیال کرنے لگے۔ باوجود مسلمان کہلانے کے علی الاعلان کہنے لگے۔ کہ رسالت کا دعویٰ لوگوں کی اصلاح کے لئے ایک حیلہ تھا۔ اور یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہؤا بالکل جھوٹ ہے۔ اور اکثر طالب علم لادینی ہو کر نکلے۔ بتاؤ اس سے بڑھ کر اور کیا تاثیر ہو سکتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ ہم تو اسلام کو پیش کرتے ہیں۔ کوئی نیا مذہب تو نہیں لائے۔ پھر اس نے کہا۔ کتنے لوگوں نے یہاں مسیح موعودؑ کی دعوت کو قبول کیا ہے دیکھو رسول اللہ صلعم پر کتنی جلدی لوگ ایمان لے آئے۔ میں نے کہا مشہور اقوال کے مطابق تین سال میں جتنے لوگوں نے مسیح موسوی کی دعوت کو قبول کیا تھا۔ ان سے زیادہ شخصوں نے ایک سال کے عرصہ میں باوجود حالات حاضرہ کے نامناسب ہونے کے مسیح محمدی کی دعوت کو قبول کیا ہے۔ اور آپ کو چاہیئے۔ کہ ہماری حالت کو رسول اللہ صلعم کی مکی زندگی پر قیاس کریں۔ اور پھر سوچ کر بتائیں۔ کہ آنحضرت صلعم پر مکہ کی تیرہ سالہ زندگی میں کتنے لوگ ایمان لائے تھے۔

ایک بہائی سے گفتگو

کالج میں ان دنوں رخصتیں ہیں۔ چند بہائی طالب علم بھی پڑھتے ہیں۔ ان کے رئیس سے جو وہاں کالج میں ملازم ہے۔ گفتگو ہوئی۔ میں نے اس سے بہائیت کی تعریف پوچھی۔ تو کہنے لگا کہ انسان یہودی۔ مجوسی۔ مسیحی غرضیکہ کسی مذہب کا پیرو ہو۔ اپنے مذہب میں رہ کر بہائی ہو سکتا ہے۔ میں نے اس پر جرح کی اور بہائیت کی حقیقت کو آشکارا کیا۔ اور اس سے دریافت کیا۔ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک مجوسی ہوں۔ اور بت پرستی کر رہا ہو۔ تناسخ اور روح و مادہ کو قدیم سمجھتا ہؤا نماز کو برا خیال کر رہا ہو۔ اور مسیحی تثلیث اور مسئلہ کفارہ کو مانتا ہؤا بہائی ہو۔ تو پھر بہاء اللہ کی شریعت کس کے لئے ہے۔ کہنے لگا کوئی نئی شریعت نہیں ہے میں نے کہا۔ میں نے خود کتاب اقدس کا اوّل سے آخر تک مطالعہ کیا ہے۔ پھر میں نے اس کے چند احکام سنائے۔ آخر اس سے جب کوئی جواب نہ بن آیا۔ تو کہنے لگا۔ اصل میں میں نے کتب دینیہ کا مطالعہ نہیں کیا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ کیا آپ پہلے مسلمان تھے اگر مسلمان تھے تو کونسی خوبی بہائیت میں دیکھی جو اسلام میں نہیں پائی جاتی۔ کہنے لگا۔ میں پیدائشی بہائی ہوں۔ میرا دادا اور میرا باپ بہائی تھے۔ میں نے خود کتب کا مطالعہ نہیں کیا (الحمد للہ میں بھی پیدائشی احمدی ہیں۔ میرا دادا بھی احمدی تھا۔ میرا باپ بھی احمدی ہے۔ مگر میں باوجود اس کے ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے احمدی نہیں۔ بلکہ علیٰ وجہ البصیرت احمدی ہوں) پھر کہنے لگا۔ ہمیں ہندوستان سے خبریں ملتی رہتی ہیں۔ کہ احمدیوں میں کثرت سے بہائی ہیں۔ میں نے کہا کوئی کذاب آپ کو ایسی خبریں لکھتا ہوگا احمدیت حقیقی اسلام ہے۔ احمدیوں میں الحمد للہ کوئی بہائی نہیں۔ اگر کوئی بہائی منافقانہ طریق پر احمدیوں میں مل جائے۔ جیسا کہ یہود کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذا جاؤکم قالوا اٰمنا وقد دخلوا بالکفر وھم قد خرجوا بہ۔ اور پھر انہیں ان کی شرارتوں پر جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ تو یہ کہا جائیگا۔ کہ احمدی بہائی ہو گیا۔ بہائیوں کو اب تک اپنے عقائد کے اظہار کرنے کی جرأت نہیں پڑتی۔ ہم نے باب کی کتاب بیان کے متعلق بارہا بہائیوں سے دریافت کیا۔ مگر کوئی بہائی اپنے مقدس بانی کی کتاب دکھانے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

اعلانات

اخلاقی فساد جو اس علاقہ میں پایا جاتا ہے۔ اس سے بیروت بھی خالی نہیں ہے۔ بازاروں میں جو قصے بلند آواز کر کے لڑکے بیچ رہے تھے۔ وہ بطور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمونہ کے طور پر ذکر کرتا ہوں۔ ایک لڑکا یہ پکارتا تھا۔ ع
یا عزّابۃ لا تتزوّجوا فالّذی یتزوّج یندم
اے غیر شادی شدہ نوجوانو شادی نہ کرنا۔ کیونکہ جو شادی کرتا ہے۔ وہ پشیمان ہوتا ہے۔ دوسرا ان الفاظ میں صدا لگا رہا تھا۔ ع
یا مدموزیل بریتی شویّۃ قصتک غروش سوری
اے خوبصورت عورت تھوڑی سی اور نازک اور رقیق جن۔ قیمت اس قصہ کی ایک غروش سوری ہے۔ یہ قصے تھے۔ جو بازاروں میں اونچی آواز سے ڈ کے بیچ رہے تھے۔ اور نوجوان عورتیں اور مرد وہاں سے گذر رہے تھے۔

الحمد للہ۔ کہ بعض دوستوں سے سلسلہ کے متعلق گفتگو کا موقعہ ملا۔ دعا کے لئے نہایت عاجزانہ التماس کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور ایسے سامان پیدا کرے۔ جن میں سلسلہ کی بہتری ہو۔ اور موانع تبلیغ دور ہوں۔

خادم جلال الدین شمس احمدی از دمشق۔ سوق ساروجہ۔ حارۃ الشالہ رقم ۴۔

ماہوار تبلیغی رپورٹوں کے متعلق اعلان

۱۵ اگست سے ۱۵ ستمبر تک جو تبلیغی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سے بہت سی رپورٹیں ایسی ہیں۔ جو نہایت مجمل اور نہیں ہیں۔ کہ نہ تو ان سے نقائص کا پتہ چلتا ہے کہ ان کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور نہ ہی ان سے کسی کام پر مفصل روشنی پڑتی ہے کہ اسے قابل اشاعت سمجھا جائے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں رپورٹ لکھنے والے احباب کی سہولت کے لئے ایک تو اپنے اعلان مندرجہ الفضل مورخہ ۷ ستمبر کی طرف توجہ دلاؤں۔ اور دوسرے چند ایک انجمنوں کی رپورٹوں کو مجملاً بطور نمونہ شائع کر دوں۔

ماہ زیر رپورٹ میں حسب ذیل جماعتوں کی تبلیغی رپورٹیں یہاں آئیں۔ فیروزپور۔ نتھیا گلی (ضلع پشاور)۔ اجمیر (ضلع ہوشیارپور)۔ کیمبل پور۔ پسرور۔ بن باجوہ۔ گھٹیالیاں۔ (ضلع سیالکوٹ)۔ بالاکوٹ۔ مانسہرہ (ضلع ہزارہ) پنڈی بھٹیاں (ضلع گوجرانوالہ) شاہدرہ (ضلع شیخوپورہ) سرگودھا۔ کوٹ گڑھ (ضلع لدھیانہ) سہارنپور۔ دہلی۔ مونگھیر۔ شملہ۔ لاہور راولپنڈی۔ ان میں سے فیروزپور۔ کیمبل پور۔ پسرور۔ سیالکوٹ بالاکوٹ۔ شاہدرہ۔ سہارنپور۔ دہلی۔ مونگھیر شملہ اور راولپنڈی کی رپورٹیں میری رائے میں درست اور دوسروں کے لئے مفید بلکہ قابل تقلید ہیں۔ میں ان کو خلاصۃً پیش کرتا ہوں۔

تا تبلیغی رپورٹیں لکھنے والے دوسرے احباب بھی اسی قسم کی رپورٹیں لکھ سکیں۔

فیروزپور بابو احمد جان صاحب سیکرٹری تبلیغ کے دارجیلنگ تبدیل ہو جانے پر بابو محمد اسماعیل صاحب سیکرٹری تبلیغ مقرر ہوئے ہیں۔ اگست کی رپورٹ ان کی قلم سے آئی ہے۔

تین تبلیغی اجلاس ہوئے۔ جن میں احباب کو تقریر کرنے کا ملکہ پیدا کرنے کی ترغیب عملی طور پر دی گئی۔ فریدکوٹ۔ زیرہ۔ کھوسپڑاں (ملحقہ جماعتوں) کا دورہ کیا۔ کھوسپڑاں کی جماعت تبلیغ میں خاص طور پر مشغول ہے۔ چھ سات روپیہ کی مزید کتب فروخت کی گئیں۔ ماہ اگست میں جماعت بحیثیت مجموعی بعض وجوہ سے سست رہی ہے۔ تاہم بارہ احباب نے ۲۷ غیر احمدیوں کو زیر تبلیغ رکھا۔ دو خریدار الفضل کے تبدیل اور دو پیدا ہوئے۔ اخبار فاروق اور احمدیہ گزٹ کے خریداروں میں ایک ایک کا اضافہ ہوا۔

پسرور پہلے صرف ایک پرچہ الفضل کا جاتا تھا۔ اب ۳ پرچے الفضل کے اور تین ریویو اردو کے ایک ایک پرچہ نور اور فاروق اور احمدیہ گزٹ کا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ بھی ایک تبلیغی حرکت و حمیت کی ایک نشانی ہے۔

سہارنپور انفرادی تبلیغ میں کمی قدرستی ہے۔ ماہ اگست میں ۱۶۵ اشخاص کو سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ ۵۸ ٹریکٹ غیر احمدیوں۔ عیسائیوں اور آریوں میں تقسیم ہوئے۔ ایک احمدی خاتون مستورات میں تبلیغ کرتی ہیں ۲۳ غیر احمدی۔ ۴ آریہ۔ ۲ عیسائی خاص طور پر زیر تبلیغ رہے۔

شاہدرہ انفرادی تبلیغ کے لئے جماعت میں جوش اور انتظام ہے۔ ہر ہفتہ احباب کو جمع کر کے یا ان کے پاس جا کر سیکرٹری تبلیغ تبلیغی رپورٹیں لیتے ہیں۔ ہر محلہ میں جہاں احمدیوں کی آبادی ہے لیکچروں کا بھی انتظام ہے۔ علاقہ گوجرانوالہ کے ایک دوست اس جماعت کی سعی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے داخل سلسلہ ہوئے۔ امرتسر کے رسالہ بلاغ میں حکیم احمد دین صاحب امیر جماعت کا مضمون ختم نبوت پر شائع ہوا۔

سیالکوٹ شہر جماعت میں تبلیغی لیکچروں کا انتظام ہو گیا ہے۔ احباب کو تقریر کرنے کا موقعہ اور ترغیب دی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں دو تین اجلاس ہو چکے ہیں۔ سیکرٹری صاحب تبلیغ کی ایک تقریر سیالکوٹ کے قریب ایک گاؤں میں چند غیر احمدی نوجوانوں کے ایک جلسہ میں عیسائیت کی تردید میں ہوئی۔ جس کا اچھا اثر ہوا۔

دہلی انجمن اصلاح المسلمین کے اعتراضات کے جوابات خاص اجلاس میں دیئے جاتے ہیں۔ جو وہ لوگ بالمقابل کی مسجد میں بیٹھ کر سنتے ہیں۔ اور دلچسپی لیتے ہیں۔ ان میں سے بعض سنجیدہ غیر احمدی دوستوں نے خاص میٹنگ میں یہ مشورہ کیا کہ آئندہ احمدیوں کے خلاف کوئی تقریر نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جو تنظیم کا کام کرے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ان کا پہلا اجلاس ہوا۔ جس میں تقریر کرنے کے لئے ماسٹر محمد حسن صاحب کو مدعو کیا گیا۔ اور انہوں نے "ضرورت تنظیم" پر تقریر کی۔ جسے پسند کیا گیا۔ اس کمیٹی کے پانچ ممبروں میں سے ایک ماسٹر محمد حسن صاحب مقرر ہوئے۔ راسٹے سینما میں بعد نماز فجر ہفتہ میں چار دن درس قرآن کریم اور دو دن کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس ہوتا ہے۔ چند غیر احمدی دوست بھی جو سلسلہ کے بہت قریب آ چکے ہیں۔ بلکہ بیعت کے لئے تیار ہیں ان درسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ دہلی سے سات میل کے فاصلہ پر موضع رنبہ میں مسلم راجپوتوں کا جلسہ تھا۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ دہلی کے سیکرٹری تبلیغ عبد المجید صاحب (جو ۲۵ سالہ نوجوان ہیں) کا لیکچر بھی زیر صدارت سر رحیم بخش خاں صاحب ہوا۔ جس میں سامعین کو خدا پر ایمان قائم کرنے اور اخلاق کو درست کرنے کی بھی توجہ دلائی گئی۔ صدر جلسہ نے وقت ختم ہو جانے پر تقریر کو جاری رکھنے کی فرمائش کی۔

مونگھیر سیکرٹری تبلیغ سید وزارت حسین صاحب کی تبلیغی خط و کتابت بعض انگریز مردوں اور خواتین سے جاری ہے۔ جن کے جوابات ان کو حوصلہ افزا مل رہے ہیں۔ ایک انگریز خاتون نے ان کے ایک خط کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ آپ کے خطوط کو توجہ سے پڑھتی ہوں۔ بے شک کرسچن سائنس ایک خیالی مذہب ہے اور عملی زندگی کے لحاظ سے اسلام ہی حقیقی اور سچا مذہب ہے۔ بعض وکلاء اور رؤسا کے سامنے سلسلہ کا لٹریچر اور اخبارات مطالعہ کے لئے رکھے گئے۔ سید صاحب موصوف کی اعانت ایک رنگ میں ان کے ایک صاحبزادے بھی کر رہے ہیں۔ جو ایک کالج میں تعلیم پا رہے ہیں۔

شملہ خطبہ جمعہ میں احباب کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جو دوست اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ وہ تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ان سے ایک تبلیغی خط نقل کروا کر انہی کے دستخطوں سے بعض زیر تبلیغ احباب کے نام روانہ کئے گئے ۱۷ احباب نے تبلیغ میں خاص حصہ لیا۔ خواتین میں خواتین کے ذریعہ تبلیغ کی جاتی ہے۔ انجیل کی درسگاہوں میں سیکرٹری تبلیغ بابو عبد السلام صاحب اور منشی فضل محمد خاں صاحب ہفتہ وار جاتے ہیں۔ اور Y.M.C.A میں عیسائیوں

1566

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے پندرہ روزہ لیکچروں کا اثر زائل کرنے کے لئے مولوی عمر الدین صاحب و منشی فضل محمد خاں صاحب کوشاں رہتے ہیں۔ مسیحوں کو بذریعہ خطوط بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔ غیر احمدی سامعین جوان دونوں مباحثوں میں حاضر تھے۔ اب ہماری طرف متوجہ ہیں۔ اور دلچسپی سے ہماری باتوں کو سنتے ہیں۔ غیر احمدیوں کے ایک رسالہ کا جواب دیا گیا۔ دو احباب داخل سلسلہ ہوئے۔ ۱۸۰ غیر احمدی۔ ۲۰ عیسائی جنہیں ایک یہودی ہے ۱۰ ہندو اور سکھ زیر تبلیغ رہے۔

راولپنڈی

متواتر کئی ماہ سے رپورٹ آرہی ہے کہ جماعت کے اکثر احباب تبلیغ میں مطلق حصہ نہیں لیتے۔ اور بعض سست ہیں۔ ماہ اگست کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ صرف ۱۲ احباب نے ۶۶ گھنٹے تبلیغ میں صرف کئے ٹریکٹس "معیار صداقت" اور "کمیدہ ٹریکٹ" "انجمن خدام الاسلام قادیان" کے تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی احمدیہ لٹریچر (قتل مرتد براہین احمدیہ۔ آئینہ کمالات اسلام دعوۃ الامیر) غیر احمدیوں کو پڑھنے کے لیا دیا گیا۔ دو احباب داخل سلسلہ ہوئے۔ عہ ۵ روپیہ کا لٹریچر فروخت ہوا۔

ایک شکوہ

صیغہ دعوۃ و تبلیغ کے سکرٹریوں کی تعداد اس وقت ڈھائی سو کے قریب ہے۔ میں نے متعدد مرتبہ اخبار کے ذریعہ اور احمدیہ گزٹ کے ذریعہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ ہر ایک جگہ جہاں احمدیہ جماعت ہے سکرٹری تبلیغ مقرر کر کے اُن کے اسماء اور خط و کتابت کے مفصل پتوں سے اطلاع دیجائے۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑا ہے۔ کہ اس طرف بہت کم توجہ ہوئی ہے۔ بلکہ مطلق نہیں ہوئی۔ اب میں پھر اس امر کی طرف احباب کی توجہ کو مبذول کرتا ہوں میں تبلیغی سکرٹریوں کی تعداد بتلاچکا ہوں اور اس اعلان سے کام کرنے والی جماعتوں کی تعداد بھی معلوم ہو سکتی ہے۔ اب دیکھا جائے کہ دوسری تعداد کو پہلی تعداد سے کیا نسبت ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ باقی جماعتیں فریضہ تبلیغ کے ادا کرنے سے غافل نہیں ہیں۔ لیکن ہماری اس امید کو یقین کی حد تک پہونچانا احباب کا فرض ہے۔ اور اس فرض کی ادائگی کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ کہ ماہوار تبلیغی رپورٹیں باقاعدہ دفتر میں بھیجی جائیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریق نہیں دیہاتی جماعتوں کا یہ عذر کہ ہم میں کوئی قابل خواندہ آدمی نہیں ہے (گو ساری جماعتیں ایسی نہیں ہیں کہ اُن میں کوئی قابل خواندہ آدمی نہ ہو جو رپورٹ لکھ سکے) کسی حد تک قابل پذیرائی ہے۔ لیکن شہری اور قصباتی جماعتوں کا مہینوں تک رپورٹ دینے سے سستی کرنا ضرور قابل تعجب اور حیرت انگیز امر ہے مجھے ایسی جماعتوں سے شکوہ ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ سے پنجاب و ہندوستان کی تمام اُن جماعتوں کی خدمت میں جو مہینوں تک اپنے کام کی رپورٹ نہیں بھیجتیں۔ یا اس فرض کی ادائیگی میں بے قاعدہ اور سست ہیں بڑے زور کے ساتھ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی سستیوں اور غفلتوں کو دور کریں۔ اگر الفضل کے کالموں میں اس قدر گنجائش ہوتی۔ تو میں ایسی جماعتوں کی ایک لمبی فہرست دیتا۔ جو باوجود بار بار لکھنے کے رپورٹ بھیجنے کیطرف توجہ نہیں کرتیں۔ مگر اب اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

اسی ضمن میں میں احباب کی توجہ ان امور کیطرف بھی منعطف کرتا ہوں کہ (۱) ماہوار تبلیغی رپورٹس ہر ماہ کے اختتام کے بعد دوسرے مہینے کی دس تاریخ تک دفتر میں پہونچ جانی چاہئیں۔ (۲) رپورٹوں کا مفصل اور دلچسپ اور ٹھوس ہونا لازمی ہے۔ (۳) رپورٹوں کا سرکلر کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے۔ جو ہر جماعت میں بھیجدیا گیا تھا۔ اگر کسی صاحب کے پاس نہ ہو۔ تو اطلاع دیں۔ تاکہ بھیجا جائے لیکن صرف سکرٹری تبلیغ خط و کتابت کریں۔ کیونکہ اس کا تعلق سکرٹری تبلیغ سے ہے۔ جس کے ذمہ تبلیغی رپورٹوں کا تیار کرنا ہے۔ کسی دوسرے دوست کو یہ سرکلر نہیں بھیجا جائیگا

سرکلر میں ایک اضافہ

"تبلیغ امرا" کا عنوان اس سرکلر میں اس سے قبل نہیں ہے۔ احباب اس عنوان کو سرکلر میں نوٹ کرلیں۔ اور ماہوار رپورٹ میں اس عنوان کے ماتحت خاص طور پر الگ مفصل لکھا کریں۔ شہری اور قصباتی جماعتیں اس عنوان کے متعلق میری خاص طور پر مخاطب ہیں۔ اور اُنپر لازم ہوگا کہ وہ اس عنوان کے ماتحت بھی جماعت کی مجموعی کارگذاری کا ذکر کریں۔ بغیر اس کے رپورٹ نامکمل سمجھی جائیگی۔ اللہ تعالے آپ کو کام کرنے اور سمجھ کر کرنے اور صحیح طور پر کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین والسلام

فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ

سنگرور میں کامیاب لیکچر

۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء کی رات کو سنگرور ریاست جیند میں مرزا برکت علی صاحب نے صداقت مسیح موعودؑ اور نبوت پر ایک عام لیکچر نہایت آسان اور دلکش انداز میں دیا اور علامات زمانہ مسیح موعودؑ کو قرآن و حدیث سے مؤثر پیرایہ میں بیان فرمایا۔ باوجود مخالفین کی اس کوشش کے کہ اس لیکچر میں کوئی نہ جائے پھر بھی تعداد کافی تھی۔ بعد میں سوالات کا موقعہ دیا گیا مگر کسی نے سوال نہ کیا۔ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے دعا پر ختم ہوا۔ خاکسار رحمت اللہ احمدی سکرٹری تبلیغ سنگرور ریاست جیند

جماعت احمدیہ امرتسر کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ امرتسر کا سالانہ جلسہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء سے شروع ہو کر ۱۲ ستمبر ۱۹۲۶ء تک رہا۔ پہلی تقریر بعد نماز جمعہ ۳ بجے سے ۵ بجے شام تک جناب حافظ روشن علی صاحب فاضل کی تھی۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النبیین" مانتی ہے۔ شہر میں دو دن پہلے سے اشتہار لگوائے گئے۔ معززین اور علماء امرتسر کو چٹھیاں معہ پروگرام بھی بھیجی گئیں۔ غرض کافی شہرت ہو چکی تھی۔ مگر علماء امرتسر کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے تھے۔ چنانچہ وہ اس کوشش میں لگ گئے۔ کہ یہ مضمون بیان نہ ہو۔ چنانچہ پہلی کوشش ان کی یہ تھی کہ جمعہ کے خطبہ میں لوگوں کو پورے زور سے توجہ دلائی کہ جلسہ میں کوئی نہ جائے۔ تلاوت و نظم کے بعد حافظ صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ تمہید کے بعد جب اصل مضمون کی طرف رُخ کیا تو علماء کے ایک گروہ نے جو سر کردگی مولوی عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ وہاں آگیا تھا اور جس نے پہلے ہی منصوبہ باندھا ہوا تھا۔ کہ تقریر نہ ہونے پا دے۔ سوال در سوال کرنے شروع کر دئے۔ صدر نے توجہ دلائی۔ کہ تقریر میں بولنے کی اجازت نہیں۔ پولیس نے روکا۔ شرفاء و عامتہ الناس نے سمجھایا۔ کہ یہ طریق اسلام کو بدنام کرنے کا ہے مگر ان لوگوں کو اسلام سے کیا تعلق اور کیا ہمدردی ان کا تو اپنا اُلّو سیدھا ہونا چاہیئے۔ بدستور ہی شور ڈالتے رہے۔ آخر پولیس نے کہا۔ کہ خاموشی سے نہیں سن سکتے تو اٹھکر چلے جاؤ۔ پھر اٹھتے وقت شور ڈالا۔ جلسہ گاہ کے قریب ہی اکھاڑہ جا لیا اور بار بار آتے اور شور ڈالکر کہتے۔ کہ آؤ مسلمانوں جواب سن لو مضمون اِتنا بڑا اہم اور پھر ایسی خوش اسلوبی سے بیان ہو رہا تھا کہ اچھے طبقہ کے لوگوں نے جو پہلے اسی مسئلہ کیوجہ سے ہمارے مخالف تھے۔ بشرح صدر سے ان دلائل کو تسلیم کیا مگر وائے برحال این بدنصیباں کہ یہ شور ہی ڈالتے رہے۔ غرض حافظ صاحب استقلال سے اپنے مضمون کو بیان فرماتے رہے۔ بعد میں صدر جلسہ جناب میر محمد اسحٰق صاحب نے بحیثیت صدر نفس مضمون پر عالمانہ روشنی ڈالی۔ اور ختم نبوت پر ایک زبردست دلیل پیش کی۔ کہ جب خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ختم نبوت کے معنے نبوت کے بند کرنے کے نہیں لیتے۔ تو ہمارا کوئی حق نہیں ہے کہ ہم ان کے خلاف معنی لیں۔ اس کا پبلک پر مجموعی رنگ میں اچھا اثر پڑا۔ اور ایک سناٹا سا چھا گیا۔ ۵ بجے جلسہ برخواست ہوا۔ دوسرا اجلاس آٹھ بجے شام کو شروع ہوا۔ مجمع تین چار ہزار آدمیوں کا ہو گیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی تقریر تھی۔ کہ میں نے اسلام میں کیا خوبی دیکھی۔ دوران تقریر میں آپ نے ویدک دھرم اور جدید فرقہ آریہ سماج کے عقائد پر گہری روشنی ڈالی اور فرمایا کہ یہ وہ مذہب ہے جسکو ہمارے گورو نانک رحمتہ اللہ علیہ نے ناقص مذہب سمجھکر چھوڑا۔ اور مقابل میں مذہب اسلام کی خوبیاں بیان فرمائیں۔ اور فرمایا کہ یہ وہ مذہب ہے جسکو بابا نانک رحمتہ اللہ علیہ نے اسکی خوبیاں دیکھکر قبول فرمایا جسکا ثبوت گرنتھ صاحب اور بھائی بالا کی ساکھیوں میں موجود ہے۔ آریہ صاحبان نے چند سوالات کئے جن کا جواب شیخ صاحب نے تسلی بخش دیا۔ مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری نے عالمگیر مذہب پر تقریر فرمائی۔ مضمون اور خوش بیانی نے سامعین کو بت بنا دیا۔

دوسرے دن صاحبزادہ مولوی عبد الوہاب صاحب خلف الرشید حضرت خلیفہ اول نے عیسائی مذہب پر زبردست تقریر فرمائی۔ دوسرا لیکچر مولوی ظفر الاسلام صاحب کا محاسن اسلام پر تھا۔ لیکچر ایسا اعلیٰ تھا۔ کہ چھپوا کر تقسیم کئے جانے کے قابل ہے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے بحیثیت صدر ان دونوں مضمونوں پر روشنی ڈالی۔ اور ان کے متعلق بعض بڑے بڑے عجیب نکات بیان فرمائے۔ سامعین ان کے طرز بیان پر اتنے فریفتہ ہوئے کہ بعض فہمیدہ آدمیوں نے مجھے زور دیا کہ ان کا لیکچر بھی امرتسر میں ضرور ہونا چاہیئے۔ شام کے اجلاس میں مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل نے مسلمانوں کی ترقی کے ذرائع پر لیکچر دیا۔ جو ایک فاضلانہ لیکچر تھا اور جس میں نہایت دلیرانہ طریق پر اپنے عقائد اور خیالات کا اظہار کیا گیا۔ رات پھر حافظ صاحب کا مضمون حضرت مرزا صاحب کی خدمات اسلام اور بعض اعتراضوں کے جواب پر شروع ہوا۔ ان مسلمانوں کو شائد حافظ صاحب سے خاص [illegible] ہے۔ کہ ان کے لیکچر کے وقت نکل کر آتے اسوقت بھی حافظ صاحب نے تمہید کے بعد جب اصل مضمون شروع کیا تو ان لوگوں نے پھر شور مچایا۔ ذی اثر لوگوں نے ان کو سمجھایا کہ یہ طریقہ اصول اور تہذیب کے خلاف ہے۔ پولیس نے بھی سمجھایا۔ مگر وہ باز نہ آئے۔ آخر پولیس سب انسپکٹر نے سٹیج پر کھڑے ہوکر اعلان کیا کہ اب تک میں برادرانہ طریقہ پر سمجھاتا رہا ہوں مگر اب جو شور کریگا۔ اس کیساتھ قانونی سلوک کیا جائیگا۔ جس سے کسی قدر شور رک گیا۔ مگر یہ لوگ کب باز آنیوالے تھے ایک باجہ کو گھیر کر لے آئے۔ مگر [illegible] نے جو ان کو شرمندہ کیا تو باجہ واپس کر دیا۔ اس دفعہ بھی حافظ صاحب استقلال سے اپنا مضمون بیان فرماتے رہے جو تحقیق حق کرنیوالوں کے لئے ایک نعمت تھا۔

تیسرے دن آٹھ بجے صبح جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے سیال مبلغ انگلستان نے اپنا مضمون اسلام اور سیاسیات ہند پر بیان فرمانا شروع کیا۔ اور زمانہ گذشتہ کے واقعات تاریخی کو زمانہ حال کے واقعات کیساتھ مقابلہ کرکے بتایا۔ کہ دنیا کے تمام ملکوں سے ہندوستان کی حالت ایک علیحدہ اور نرالی طرز پر واقعہ ہوئی ہے۔ کہ جس پر غیر قوموں نے ہی حکومت کی ہے۔ اس لحاظ سے انہوں نے بتلایا۔ کہ ایسی ملک میں مسلمان کن طریقوں سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ شام کو مہاشہ محمد عمر کا لیکچر تھا۔ کہ میں مسلمان کیوں ہوا۔ چنانچہ ویدکی منتر پڑھکر ویدک دھرم کا نامکمل ہونا ثابت کیا۔ اور اخیر میں فرمایا کہ دنیا میں ایک مذہب اسلام ہی ہے۔ جو انسانی پیدائش کی غرض کو احسن اور معقول طریقہ سے پیش کرتا ہے۔ رات کو میر قاسم علی صاحب شیر اسلام کا لیکچر اسلام اور دیگر مذاہب پر تھا۔ لیکچر نہایت دلچسپ تھا۔ حاضری چھ ہزار تک پہونچ گئی۔ محویت اتنی طاری تھی کہ بجائے دس کے ۱۱ بج گئے۔ غرض دعا کے بعد جلسہ امن کیساتھ برخواست ہوا۔

میں جماعت احمدیہ امرتسر کی طرف سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب سٹی پولیس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہمارے جلسہ کی ایک ایک منٹ میں خبر رکھی۔ اور ساتھ ہی میں سب انسپکٹر صاحب اور پولیس مینوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے نہایت جدوجہد اور کوشش سے جلسہ میں امن قائم رکھا۔ اور اپنی ڈیوٹی کو نہایت مستعدی سے ادا کیا۔

انجمن احمدیہ بریلی کا سالانہ جلسہ

۱۰ ستمبر صبح کلکتہ میل سے جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر تشریف لائے اور ۲ بجے پیلی بھیت کو روانہ ہوگئے جہاں ہنوز انجمن قائم نہیں ہوئی تھی۔ مولوی صاحب نے انجمن بنانے کی تحریک فرمائی اور دوسرے دن واپس تشریف لے آئے۔ ۱۱ ستمبر کو جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے افتتاحی دعا فرماتے ہوئے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں مولوی غلام احمد صاحب نے صادقوں کی شناخت کے معیار پر دو گھنٹہ قرآن کریم۔ احادیث اور قول آئمہ اور بزرگان دین سے مفصل اور مدلل تقریر فرمائی۔ بعد تقریر دیوبندی علماء صاحبان نے ترش روئی کیساتھ چند اعتراض کئے جن کا مدلل اور مسکت جواب متانت اور سنجیدگی کے ساتھ دیا۔

دوسرے اجلاس میں مولوی عبد الرحیم صاحب نیر فاتح افریقہ نے صرف اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے پر تقریر فرمائی قرآن کریم اور احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ توریت اور انجیل اور دیگر مذاہب کی مقدس کتب سے ثبوت بیان فرمایا اسوقت غیر احمدی احباب کے علاوہ عیسائی آریہ سناتن دھرم اور سکھ صاحبان نیز مستورات بھی کافی تعداد میں شامل جلسہ تھیں جن کیلئے پردہ کا کافی انتظام کیا گیا تھا جنمیں عیسائی مستورات بھی شامل تھیں۔

تقریر ختم ہو جانے کے بعد تقریر پر سوالات کا موقع دیا گیا مولوی محمد فاروق صاحب سند یافتہ مدرسہ دیوبند جنکی شرافت کا یہ عالم تھا۔ کہ دوران تقریر میں باوجود کئی مرتبہ متانت اور سنجیدگی کیساتھ منع کرنیکے خاموش نہ بیٹھ سکے۔ اور برابر جلسہ کو خراب کرنیکی تدابیر میں مصروف رہے ہنستے اور طرح طرح کی باتیں کرتے ہوئے پلیٹ فارم پر تشریف لائے اور بجائے اسکے کہ کوئی اعتراض کرتے ادھر ادھر کی باتوں میں ۵ منٹ صرف کر دئے۔ اور جب صدر صاحب نے بیٹھ جانیکو فرمایا تب جلسہ کو خراب کرنیکی کوششیں فرمانے لگے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ جناب مولوی سید حسین صاحب نائب کوتوال بریلی معہ چند نوجوانان پولیس تشریف فرما تھے۔

تیسرے اجلاس (۱۲ ستمبر) میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے پنجہ صابری اور دعوة الحق طبع شدہ اعتراضات اور ان اعتراضات کے جو پبلک کیجانب سے ہمارے علماء کی خدمت میں بصورت رقعہ جات موصول ہو چکے تھے۔ جوابات دئے اس موقعہ پر بھی ان حضرات نے سنجیدگی اور متانت کو جواب دے رکھا۔ اور جب خود کچھ نہ کر سکے تو کبھی ماسٹر یونس خان صاحب عیسائی سے مدد مانگتے۔ اور کبھی بابو محمد حسین صاحب بہائی کی جانب ٹکٹکی لگا کر مدد کے خواہاں ہوتے۔ اور آخر کار شور مچانے لگے بھائی مسلمانوں چلو چلو یہاں بیٹھنا ایسا ہے ویسا ہے۔ جلسہ گاہ میں باہر شور مچانا اور فساد کرنا چاہا مگر خدا جناب سید حسین صاحب نائب کوتوال کے اعزازات میں ترقی فرمائے فوراً انتظام فرمایا۔ اور جب جانے لگے تو چلتے چلتے بھی چند کنکریاں جلسہ گاہ میں پھینک کر اپنی یہودی خصلت کا ثبوت دیگئے۔ بقیہ سوالات کا جواب شام کے لیکچر میں دینے کا اعلان فرما کر جناب صدر صاحب نے جلسہ کا اختتام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسوقت کل سے زیادہ پبلک شریک جلسہ تھی۔ اسی شام کو ایک نکاح کا خطبہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے جلسہ میں پڑھا جس میں میاں بیوی کے فرائض پر عجیب و غریب تقریر فرمائی اور مبارک فرمائے۔ اس کے بعد پھر مولوی غلام احمد صاحب نے بقیہ اعتراضات کے جوابات دینے شروع کئے۔ آخری اجلاس رات کو ہوا بریلی پبلک کو یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ میجک لینٹرن کے ذریعہ اسلامی تبلیغ کا لیکچر سنے تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد ایک دم حضرت مسیح موعود کی شبیہ مبارک کا نظر آنا تھا کہ پبلک پر سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔

لیکچر کے ختم ہونے پر نیر صاحب نے اعلان فرمایا کہ صاحبان تشریف رکھیں مظفر نگر کے دو مسلمان بچوں کے اغوا کے متعلق انجمن تبلیغ الاسلام بریلی کے سیکرٹری صاحب کیجانب سے ہمارے پاس درخواست آئی ہے کہ ہم بھی اظہار نفرت کا ریزولیوشن پاس کریں۔ مولوی غلام احمد صاحب نے کھڑے ہوکر فرمایا ہمکو اخبارات اور بریلی کی پبلک سے اسوقت تک جسقدر معلوم ہوا ہے اسکی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایسا فعل خواہ کسی قوم اور مذہب کا فرد کرے قابل نفرت اور ملامت ہے بیشک اگر آریہ صاحبان نے یہ شرارت کی ہے تو وہ قابل نفرت اور ملامت ہیں۔ اور ہم حکام سے دادخواہی

155
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوہ مری میں تبلیغ احمدیت

اگرچہ جماعت کوہ مری ہر پہلو سے کمزور ہے۔ اور ترتیب اور نظام کے لحاظ سے اس کی موجودگی صرف چند ماہ سے ہے۔ مگر تاہم نہایت خوش اسلوبی اور باقاعدگی سے تبلیغ میں کوشاں ہے۔ اور بہترین طرز عمل سے کام لے رہی ہے۔ جس کا مستقبل نہایت امید افزا نظر آتا ہے۔ سعید الفطرت انسان اور پیاسی روحیں گلشن صداقت کے قریب آرہی ہیں۔ چنانچہ چند دن ہوئے۔ ایک پر جوش تعلیم یافتہ نوجوان سلسلے میں شامل ہوا۔ اس کو خواب میں بتایا گیا کہ بکار دین متریں زجہاں اور یہ الفاظ حضرت خلیفہ اوّل اور خلیفۃ المسیح ثانی نے خواب میں آکر کہے۔ اور خلیفہ اول نے فرمایا۔ کہ محمود کے ہاتھ پر بیعت کرنا۔ اور دنیا سے نہ ڈرنا۔

یہ نوجوان ایک ایسے شخص کا لڑکا ہے۔ جو سلسلے کے شدید ترین دشمنوں میں سے ہے۔ اور اس علاقے میں وہ زنک مشہور ہے۔ تمام شہر مری کے لوگ حیران ہیں۔ کہ جو شخص ہمیں دن رات قادیانیوں کے خلاف وعظ کرتا رہتا تھا۔ اس کا ہی بیٹا احمدی ہوگیا۔ یہ کیا بھید ہے۔ چونکہ خواب بتا رہا ہے۔ مصائب بھی آئیں گے۔ اس لئے ایسا ہوا۔ کہ اس کے والد نے دیگر رشتہ داروں کو جمع کرکے رات کے وقت بچارے کو باندھ دیا۔ پھر سب نے مارنا شروع کیا۔ دو گھنٹے تک مار پڑتی رہی۔ ان لوگوں نے مجبور کیا۔ کہ تو احمدیت سے توبہ کرے۔ مگر باوجود اس قدر سختی کے اس نوجوان نے جواب دیا۔ کہ "یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے" لوگ حیران ہوئے۔ کیسا انسان ہے۔ جو اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتا۔ چھ سات دن یہی سلوک اس غریب کے ساتھ ہوتا رہا۔ میرے دل میں ایک جوش محسوس ہوئی۔ جب وہ ایک دفعہ رات کے وقت میرے پاس آیا۔ اور میں نے اس کے اعضاء سوجے ہوئے دیکھے۔ اور کپڑوں پر خون کے چھینٹے۔ غرض جب ان لوگوں نے دیکھا۔ کہ ہماری ہر قسم کی سختی اس کے ایمان کو ہلا نہیں سکتی۔ تو مایوس ہو گئے۔ اور اس کو گھر سے نکال دیا۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کی استقامت کیلئے دعا کریں۔ والسلام

(خاکسار محمد شفیع اسلم جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کوہ مری)

پنڈدادنخاں میں مناظرہ

۱۳ ستمبر ۱۹۲۶ء کو پنڈدادنخاں میں احمدیوں اور شیعوں کے درمیان مناظرہ ہوا۔ شیعوں نے یکے بعد دیگرے دو مولوی صاحبان کو تعینات کیا۔ مگر وہ ہمارے مولوی فضل الٰہی صاحب سے عہدہ برآ نہ ہو سکے اور

کلکتہ میں کامیاب جلسہ

سکرٹری تبلیغ کلکتہ بذریعہ تار مورخہ ۲۱ ستمبر مطلع فرماتے ہیں۔ وفد تبلیغ شاہجہانپور سے بروز جمعہ وارد کلکتہ ہوا۔ اور آج رنگون کی طرف رخصت ہوگیا۔ دوران قیام میں اراکین وفد نے متلاشیان حق کو ملاقات کے موقع عطا کئے۔ چار پبلک لیکچر ہیمر ہوس کے سامنے دیئے گئے۔ ہفتہ کے دن مولوی غلام احمد صاحب کی ایک متعصب مولوی کے ساتھ تین گھنٹہ تک بحث ہوئی۔ جس میں اس سے کچھ بن نہ آیا۔ بعد ازاں مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے جماعت احمدیہ کو بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ اور انہیں تاکید اکید کے رنگ میں عقائد احمدیہ پر مستقل رہنے۔ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے۔ اخلاق کے سنوارنے۔ نوع انسان کی خیر سگالی میں کوشاں ہونے کے لئے کہا۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ تبلیغ کرو۔ لیکن نہ صرف ہندو انڈنڈ اور تقریر و توضیح عقائد کے ذریعہ بلکہ دعاؤں کے ذریعہ بھی دن کو تم تبلیغ کرو۔ اور رات کو بدرگاہ مجیب الدعوۃ گڑگڑاؤ کہ تا تمہاری دن کی مساعی بار آور ہوں۔ شام کے وقت اسماعیل سٹریٹ میں پھر آپ نے احمدی مستورات میں بذریعہ میجک لالٹین ایک لیکچر دیا۔ اتوار کے دن مولوی غلام احمد صاحب نے انڈین ایسوسی ایشن میں حیات مسیح پر ایک تقریر کی۔ جس میں آپ نے اس مسئلے کی جسمانی اور روحانی ہر دو شقوں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جناب نیر صاحب نے میجک لالٹین کے ذریعے "مختلف ممالک میں احمدیت کی رفتار ترقی" پر لیکچر دیا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ یہ ہر دو لیکچر نہایت توجہ سے سنے گئے۔ اور از حد پسند کئے گئے۔ پیر کے دن صبح کے وقت مولوی غلام احمد صاحب نے امیر جماعت احمدیہ کے مکان پر دو بااثر تعلیم یافتہ معزز غیر احمدیوں کو مسائل کفر و اسلام اور نبوت نہایت وضاحت کے ساتھ سمجھائے۔ اسی رات جناب نیر صاحب نے البرٹ ہال میں دو پر مغز تقریریں صوبہ بنگال کی دو مقتدر ہستیوں کے زیر صدارت کیں۔ ایک تقریر احمدیت اور امن جہان کے ذرائع پر تھی جس کے پریذیڈنٹ جناب بابو کرشنا کمار متر صاحب ایڈیٹر "سانجھی بانی" تھے۔ اور دوسری اس مضمون پر تھی۔ کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جو وحشی سے وحشی انسان کو مہذب ترین وجود بنا سکتا ہے۔ اس تقریر کے وقت جناب بابو ہرمبہ چندر امتر پرنسپل سٹی کالج صدر تھے۔ اس دن صبح ہی سے متعصب غیر احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت

ناکامیاب کوششیں کرتی رہی۔ کہ ہمارا جلسہ درہم برہم کرے۔ مگر خدا تعالیٰ کا شکر و احسان ہے۔ کہ ہال میں سے کسی نے بھی ان کی طرف توجہ نہ کی۔ اور باوجود اس کے کہ وہ بار بار ان کو کہتے تھے۔ کہ ان کا جلسہ نہ سنو۔ ہماری طرف آؤ۔ سوائے چند شوریدہ سر اشخاص کے اور کوئی بھی اٹھکر انکی طرف نہ گیا۔ جملہ سامعین ان لیکچروں سے از حد محظوظ ہوئے۔ اور تمام تقریروں کے درمیان نعرہ ہائے تحسین و آفرین بلند ہو ہو جاتے۔ غرض کوتاہ اہالیان کلکتہ ہمارے تبلیغی کاموں سے بہت ہی متاثر ہوئے۔

موضع بھمبہ میں تبلیغ احمدیت

قادیان سے مولوی عبدالاحد صاحب اور مولوی محمد تقی صاحب کی آمد پر انجمن احمدیہ بھمبہ مضل جلو ضلع لاہور نے ارادہ کیا۔ کہ حضرت احمد علیہ السلام کا پیغام لوگوں کو پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس تقریب پر میاں محمد شریف صاحب نے رات کو دعوت کی۔ کھانے کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت نے ضرورت مسیح موعود پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ جس میں حالات حاضرہ کو مد نظر رکھ کر آپ نے تمام واقعات بیان کئے۔ اور تمام خرابیوں کا علاج صرف احمدیت سے تعلق رکھنے کو قرار دیا۔

اس کے بعد زبانی گفتگو شروع ہوئی۔ اور بعض غیر احمدی دوستوں نے اعتراض کئے۔ جن کے جواب مولوی عبدالاحد صاحب نے دیئے۔ وہاں کے نمبردار صاحب غصہ سے بھرے ہوئے اٹھے۔ اور کہا کہ اس گاؤں میں تم نے ہمارے نوجوان خراب کر دیئے ہیں۔ یہاں سے نکل جاؤ۔ جس سے وہاں کے احمدی نوجوانوں میں بھی جوش پیدا ہو گیا جسے بہت کوشش سے رفع کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مخالفین کو ہدایت دے کہ ایسی حرکات سے باز آئیں۔ (محمد نذیر سکرٹری انجمن احمدیہ بھمبہ)

باغبانپورہ میں سکھ ازم کے متعلق لیکچر

جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے ۱۱ ماہ حالیہ کو باغبانپورہ میں جہاں کہ وہ غیر احمدی احباب کی طرف سے مدعو کئے گئے تھے سکھ مذہب کے متعلق پُر از معلومات لیکچر دیا۔ حاضرین میں مسلمان ہندو اور سکھ صاحبان کافی تعداد میں موجود تھے۔ شیخ صاحب کا لیکچر نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ چنانچہ لیکچر کے اختتام پر سکھوں کے ایک مشہور لیکچرار نے جو گیانی بھی ہیں۔ علی الاعلان یہ کہا۔ کہ لیکچرار کی معلومات سکھ مذہب کے متعلق بہت وسیع ہیں۔ مجھے ان کی بیان کردہ باتوں میں سے اکثر کے ساتھ اتفاق ہے۔ میں جناب شیخ صاحب کا حضور بینت کے ساتھ اس امر کیلئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ہمارے گوروصاحبان (ع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ شافی

ملیریا بخار کی مجرب و آزمودہ دوا

کونین سے بڑھ کر مفید اور جملہ اقسام بخار کا دافع (تریاق بخار قاتل ملیریا) جس کے استعمال سے سخت سے سخت کئی کئی دن کا چڑھا ہوا بخار صرف چند خوراک کے استعمال سے بفضلِ خدا اتر جاتا ہے۔ اور بخار اترنے کے بعد پھر اس کا استعمال آئندہ کیلئے بخار کو روک بھی دیتا ہے۔ اور ایک شیشی پانچ سات مریضوں کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ پس ایسی مفید اور مجرب دوا کا ہر گھر میں رہنا باعث آرام ہے۔ اور اس کے مفید اور مجرب ہونے کے متعلق ہزارہا شہادتیں موجود ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو ایسی نایاب دوا سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے تجربہ سے مطلع فرمائیں +

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ کلدار بلا محصول وغیرہ

خواہشمند اس کو طلب فرمانے وقت جب تک کہ چار آنہ (۴) کے ٹکٹ لفافے میں بند کر کے روانہ نہیں کرینگے اس وقت تک ان کی فرمائش کی تعمیل نہیں کی جائے گی +

المشتہر

منیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالی جناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار معالج امراض کہنہ شاہ علی بنڈہ چوک اسپاں حیدر آباد دکن

اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

سرمہ کے تمام اشتہار دینے والوں کو چیلنج۔ کوئی اشتہار دینے والا اس کے مقابلہ میں اس قسم کی سند پیش کرے

(تریاق چشم رجسٹرڈ)

کے متعلق ہندوستان بھر کے بہت بڑے خاص ماہر امراض چشم ولایت کے سند یافتہ ڈاکٹر کیپٹن ایس۔ اے فاروقی سرکاری اعلیٰ افسر ایم۔ ڈی۔ ای۔ ایس کا سارٹیفکیٹ (ترجمہ)

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کے تیار کردہ تریاق چشم کو میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا۔ اور اسے آنکھوں کے زخم پانی بہنا۔ اور ککروں کے لئے بہت مفید اور مؤثر پایا۔ اس کے اجزاء امراض چشم کے علاج کے لئے بہت مشہور ہیں۔ اور ان اجزاء کی مقدار ہر طرح سے صحیح اور ٹھیک نسبت سے ملائی گئی ہے۔ موجد کے تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور ستھرا ہے۔ دستخط +

ایس۔ ایم۔ اے۔ فاروقی کیپٹن ایم۔ ڈی۔ آئی ایم۔ ایس اوپتھک سپیشلسٹ (خاص ماہر امراض چشم)

نوٹ:۔ قیمت "تریاق چشم" (رجسٹرڈ) پانچ روپے فی تولہ اور محصولڈاک علاوہ موازی آٹھ آنہ بذمہ خریدار +

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو۔ (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں (۶) جن کے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گود بھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ عہ۔ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف۔ چھ تولہ تک خاص رعایت

سرمہ نور العین

اس کے اعلیٰ اجزاء موتی و مامیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند غبار جالا۔ ککرے۔ خارش ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے بیدار پانی کے روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے عہ/

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی جوڑوں کے درد و نقرس کے درد سینہ کو مضبوط بنانے والی مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ +

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں دانتوں سے خون آتا ہو یا پیپ آتی ہوں۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد زنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ر

المشتہر

نظام الدین جامع عبداللہ معین الصحت قادیان،

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سراج الاطباء حکیم دلبر حسن خانصاحب بھٹی کی لاجواب تصنیف

"لب المجربات"

یہ مجربات کی ایک نہایت عمدہ کتاب ہے جسمیں جملہ امراض کے کم قیمت اور سریع التاثیر سہل الحصول نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر مرض کا عام فہم بیان کیا گیا ہے۔ ہر شخص طبیب ہو یا غیر طبیب اس سے بے حد فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پسند نہ آنے پر واپسی کی شرط ہے حجم ۱۵۶ صفحہ قیمت دو روپیہ مجلد ۸/۲ روپیہ

ایک بے نظیر دریافت

جناب سراج الاطباء صاحب مدظلہ نے ایک بے نظیر دوا دریافت کی ہے۔ جس سے ان عورتوں کو جن کے ہمیشہ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں خدا کے فضل سے لڑکا ہو جاتا ہے۔ دوا حمل ہونے کے ایک ماہ کے اندر اندر کھلائی جاتی ہے۔ قیمت پیشگی کچھ نہیں۔ صرف محصولڈاک کیلئے ۵ آنے چاہئیں۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد مقررہ رقم لی جائیگی۔ جو دارالعلوم طبیہ پٹیالہ میں خرچ ہوگی۔ خط و کتابت کا پتہ:—

منیجر شاہی مطب پٹیالہ۔ پنجاب

لاکھ روپیہ کا ہنر صرف پانچ روپیہ میں سیکھو

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ آج تک صابون سازی پر ہمارے رسالہ صابون سازی جیسی نادر اور نایاب کتاب نہیں چھپی۔ جو پھر دوبارہ چھپکر تیار ہے۔ جس کی قیمت دوستوں کے اصرار پر بجائے دس روپیہ کے اب صرف پانچ روپیہ کر دی گئی ہے۔ جس میں تمام قسم کے دیسی صابون بذریعہ بھٹی اور بطریق سرد بنانا بالکل آسان اور سہل ترکیب سے نو دو گیارہ چند گھنٹوں میں قابل فروخت ہو جانے والے درج ہیں۔ اسی طرح اعلیٰ انگریزی صابون اور سنلائٹ وغیرہ کے تجربہ شدہ نسخے لکھے گئے ہیں۔ اگر دیسی صابون نہایت اعلیٰ فی روپیہ چار سیر نہ بنے۔ یا عمدہ صابون ۵ سے ۸ سیر فی روپیہ تیار نہ ہوں۔ اور ایک صحیح الدماغ اور مستقل مزاج انسان کئی من صابون روزانہ بنانے اور سینکڑوں روپے ماہوار کمانے کے لائق نہ ہو جائے۔ تو پانچ سو روپیہ حرجانہ لو۔ کون ہے جسے صابون کی ضرورت نہیں۔ اس لئے اگر تجارت مدعا نہ ہو۔ تو بھی اس کا سیکھنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ اصل کیمیا یہی ہے۔ جو آج صرف پانچ روپیہ میں یعنی مفت سکھلائی جا رہی ہے۔ اس ہنر کے سیکھنے کی فیس صرف بھیجئے۔ مزید خط و کتابت کیلئے جوابی خط ضروری ہے۔ پتہ تبدیل

محمد صدیق۔ منیجر سکول صابون سازی ۲۳ منگلو ڈروڈ لاہور

جلد فائدہ اٹھاؤ

حمائل شریف (بطرز تیسیر القرآن) حجم ۴½ انچ بلا جلد کاغذ زرد قیمت ۱۲/ کاغذ سفید ۱۲/ مجلد پارچہ ۱۲/ مع سنہری نام۔ مجلد چرمی سنہری نام سنہری کام کاغذ زرد ۲/ سفید ۲/ دوائیتی چرمی حسب پسند ۴/ سے ۶/ تک۔

احمدیہ پاکٹ بک جس میں ساڑھے چھ ہزار دلائل و جوابات کا مجموعہ ۵۰۰ صفحے بلا جلد ۲/ مجلد ۲/

الذکر:— نماز با ترجمہ خوشخط ۱/

گرنتھ صاحب میں نور اسلام باوا نانک صاحب کے مسلمان ہونے کا ثبوت (تمام دلائل کا مجموعہ) ۱/

ملنے کا پتہ

محمد اسماعیل محمد عبداللہ تاجران کتب چلدساز قادیان

ایک ماہ کے لئے آٹھ ولٹ گھڑی [illegible]

مضبوطی جواہراتی نقشی انگشتریاں — ٹکسال کی رسٹ واچ

یہ انگوٹھیاں حال ہی میں ایجاد ہوئی ہیں ان کے نگینوں کی چمک دمک سے اصلی کا دھوکہ ہو جاتا ہے۔ [illegible]

آپ کو اگر کم خرچ بالانشین گھڑی کی تلاش ہے تو یہ گھڑی منگا لیجئے۔ [illegible]

اے ایم صدیق سوداگر گلکتہ واچ کمپنی نمبر ۲/۳۲ بازار فیرس لین کلکتہ

خیاطی پیشہ احباب کو خوشخبری!

اس فن کے شوق رکھنے والے اور عام درزی صاحبان کی سہولت کیلئے ہمارے پاس سلائی کی مشین سیکنڈ نہایت پائدار مضبوط خوبصورت فروخت ہوتی ہیں۔ بلحاظ پائداری مضبوطی کے قیمت نہایت کم۔ تاکہ ہر ایک حاجتمند فائدہ اٹھا سکے۔ ہاتھ سے چلانے والی قیمت پچاس روپیہ۔ پاؤں سے کام کرنے والی۔ قیمت ساٹھ روپیہ۔ محصول پیکنگ بذمہ خریدار رہیگا۔

نوٹ:— دس روپیہ ہمراہ آرڈر آنے پر تعمیل ہوگی۔ جو دوست کل قیمت پیشگی روانہ کرینگے۔ ان کو محصول پیکنگ معاف ہوگا۔

المشتہر:— احمدیہ امپورٹ ایجنسی اینڈ جنرل ٹریڈنگ شاہجہانپور

رشتہ کی ضرورت

ایک مخلص احمدی بھائی کیلئے جو محکمہ نہر میں بعہدہ اے ہوا روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ علاوہ ازیں زمینداری کی آمد بھی رکھتے ہیں۔ عمر ۲۵ سال سے کم ہے۔ والدین فوت شدہ ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ذیل پتہ پر فرمائیں:—

میاں محمد اشرف اسسٹنٹ سرجن قلعہ رام گڑھ براستہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ لارڈ ونٹرٹن نائب وزیر ہند معہ لیڈی ونٹرٹن وسط دسمبر میں ہندوستان روانہ ہو جائیں گے۔ سر دکڑ اور لیڈی ویرنڈر بھی ان کے ہمراہ ہونگے +

طہران ۱۸ ستمبر۔ مستوفی الممالک نے وزارت مرتب کر کے شاہ اور مجلس کے سامنے پیش کر دی۔ جو مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہے۔ وزیر عدلیہ:۔ (وثوق الدولہ) وثوق السلطنت وزیر خارجہ:۔ (مشیر الدولہ) انصاری + وزیر امور عامہ و مجاز ہدایت + وزیر مالیات:۔ (مختشم السلطنت) اسفندیاری + وزیر تعلیمات:۔ (ناصر الدولہ) بدر + وزیر جنگ:۔ (ذکاء الملک) فروغی + وزیر تلغراف:۔ (مشیر اعظم) اتابکی + وزیر داخلیہ (احتشام السلطنت) ثابت۔ ذکاء الملک اس وقت روس میں ہیں۔ مشیر الدولہ نے کسی عہدے کو لینے سے انکار کر دیا +

مولوی ظفر علی خاں صاحب کی ایک تار کے جواب میں ابن سعود تار دیتے ہیں۔ کہ قبہ حضرا کے متعلق جس قدر افواہیں گشت لگا رہی ہیں۔ سب کی سب جھوٹی اور بے بنیاد ہیں۔ قبہ حضرا کی سلامتی پر میں اپنی جان اور ہر اس چیز کو جو زندگی میں عزیز ہے۔ یہاں تک کہ اپنے بال بچوں کو قربان کر دوں گا جب تک میرے دم میں دم ہے۔ قبۃ الخضرا کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچنے پائے گا۔ علیٰ ہذا القیاس صالحین کی تمام قبروں کی سلامتی میرے فرائض میں داخل ہے۔ مجھ پر ان کا ادب کرنا۔ اور انہیں ہر طرح کے گزند سے بچانا لازم ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔ اور میں نے باقرار صالح یہ الفاظ سپرد قلم کئے ہیں۔ واللہ علیٰ ما نقول شہید۔ براہ کرم تمام فتنہ پردازوں کے اکاذیب کی تردید کر دیجئے +

ٹوکیو ۱۷ ستمبر۔ یہاں کے اخبارات نے اس واقعہ کو بڑی اہمیت کے ساتھ شائع کیا ہے۔ برطانی سفارت خانہ میں سویڈن کے ولی عہد اور وہاں کی شہزادی کو دعوت دی گئی تھی۔ کہ ایک شخص برآمدہ میں آ دھمکا۔ برطانی سفیر سر جان ٹیلی [illegible] اس شخص سے دریافت حالات کرنے کے لئے گیا۔ تو اس پر ایک خنجر پھینکا گیا۔ جو اس کے پاس سے گذر گیا۔ ٹیلی صاحب نے اس شخص کا پیچھا کیا۔ لیکن وہ بھاگ گیا۔ جاپانی اخبار لکھتے ہیں کہ حملہ آور کوئی جاپانی طالب علم تھا جسے انگریزوں کے ساتھ سخت عداوت تھی۔ لیکن سفارت خانہ کی طرف سے کوئی اعلان شائع نہیں کیا گیا۔ تاکہ حکومت جاپان پوری تحقیقات کر سکے +

[illegible] ۱۹ ستمبر۔ کینیڈا کی نئی پارلیمنٹ کے انتخابات مکمل ہو گئے۔ جماعتوں کی حالت حسب ذیل ہے۔ لبرل ۱۱۹ قدامت پسند ۹۱۔ ترقی پسند ۱۰۔ ترقی پسند لبرل ۱۳۔ عمال ۳ آزاد خیال ۲ +

جنیوا ۱۹ ستمبر۔ مہاراجہ بردوان معہ اپنے اہل و عیال اور ساتھیوں کے آج یہاں پہنچ گئے۔ آپ نے مہاراجہ کپورتھلہ اور سر ولیم ونسنٹ سے ملاقات کی اور تھوڑی دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ یورپ میں گھومنے کے بعد آپ امپیریل کانفرنس کی شرکت کے لئے ٹھیک وقت سے لنڈن پہنچ جائیں گے +

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ مارکوئس آف لنلتھگو (چیرمین) سر ہنری لارنس، سر تھامس، مڈلٹن۔ اور مسٹر جیمس میکنا ارکان شاہی زراعتی کمیشن، پی اینڈ او کمپنی کے جہاز "ڈیمپو" سے ۲۴ ستمبر کو مارسیلز سے ہندوستان روانہ ہو جائیں گے +

پیکنگ ۱۷ ستمبر۔ ہنیکو کے قریب جو توپ خانہ تھا۔ اس نے ڈائلیسی گن بوٹ "ڈالنی" پر گولہ باری شروع کی۔ اس نے گولہ باری کا جواب دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۵ چینی جان سے مارے گئے +

لنڈن ۲۰ ستمبر۔ سلطان ابن سعود کا شہزادہ فیصل انگلستان جا رہا ہے۔ آپ لنڈن کی پہلی مسجد کا افتتاح کرینگے یہ مسجد ساؤتھ فیلڈ میں واقع ہے۔ افتتاحی تقریب غالباً آغاز اکتوبر میں ادا کی جائے گی + (زمیندار ۲۴ ستمبر)

مغربی پام بیچ۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ جنوبی فلوریڈا کے ساحل پر ۱۷ ستمبر کے طوفان کی وجہ سے ۲۸ ہزار آدمی خانماں برباد ہو گئے۔ یہ طوفان بہاماس سے شروع ہوا تھا اور یہی بر اس کے تباہ کن اثرات ہوئے۔ وہاں سے اور گرد و نواح کے شہروں سے مضروبین کی جو تعداد معلوم ہوئی ہے۔ وہ ۵۰ مقتول اور ۸۰ مجروح ہے۔ جن میں دو ۲ عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ جو ہالی وڈ کے جھیل کے علاقہ میں ڈوب گئے۔ تنہا فلوریڈا میں ڈھائی سو آدمی نذر اجل ہوئے۔ اور شہر بالکل تباہ ہو گیا۔ امریکہ کی انجمن صلیب احمر امدادی کام کر رہی ہے

رگبی ۲۳ ستمبر۔ شہزادہ فیصل ابن سلطان ابن سعود کل لنڈن پہنچینگے۔ جدہ کا برطانی سفیر ہمراہ ہے۔

ہندوستان کی خبریں

پٹیالہ کے متعلق خبر غلط ہے

ایک خبر روزنامہ "زمیندار" ۱۵ ستمبر سے الفضل میں بھی نقل ہو گئی تھی۔ جس کی نسبت ہم نے اسی پرچہ کے نوٹوں میں اپنا خیال ظاہر کر دیا ہے۔ کہ یہ خبر غلط ہے۔ چنانچہ آج شیخ محمد کرم الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ پٹیالہ کی تحریر ہمارے پاس پہنچی ہے۔ کہ یہ خبر جو زمیندار لاہور، ہمدرد دہلی وغیرہ میں گشت لگا رہی ہے۔ اور جس کے متعلق بعض جگہ مسلمانوں کے احتجاجی جلسے بھی ہوئے ہیں۔ قطعی طور سے غلط اور سراپا دروغ ہے۔ الحمد للہ کہ ہمارا خیال درست نکلا۔ افسران ریاست پٹیالہ خدانخواستہ ایسے متعصب نہیں +

ہز ایکسیلنسی گورنر اجلاس کونسل نے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس کو پنجاب سٹیٹ میڈیکل فیکلٹی کی مجلس کا رکن مقرر کر لیا ہے +

پونا ۲۲ ستمبر۔ ۲۵ و ۲۶ ستمبر کو خدام الحرمین کے زیر اہتمام لکھنؤ میں جو مؤتمر حجاز منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں یہ تجویز بھی پیش ہو گی۔ کہ جب تک ابن سعود مکہ میں رہے۔ سفر حج کو روکنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ اور کابل، ایران اور یمن کی مسلمان حکومتوں سے درخواست کی جائے۔ کہ ابن سعود کو مکہ سے نکالنے کے لئے متحدہ کارروائی کریں +

پونا ۱۸ ستمبر۔ چند روز ہوئے۔ ایک جین مندر میں سے ایک لاکھ روپیہ کا سامان چوری چلا گیا۔ چور چھ قفل توڑ کر مورتی تک پہنچے۔ اور اس کا تاج اٹھا لے گئے۔ اور چند سچے موتی ہیرے اور یاقوت اڑا لے گئے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے +

لاہور ۱۸ ستمبر۔ ۱۶ نوجوان پنجابیوں نے جن میں سے بیشتر قومی کالج کے (جو ترک تعاون کی تحریک کے زمانہ میں قائم ہوا تھا۔) گریجوایٹ ہیں۔ ایک مطبوعہ اپیل نوجوانان پنجاب کے نام شائع کی۔ جس میں ماسوا اور امور کے لالہ لاجپت رائے کی امریکہ سے واپسی کے بعد کی سیاست پر پُر زور نکتہ چینی کی ہے۔ جسے وہ "نہلی بے جوڑ باتوں کا ذخیرہ" بتاتے ہیں۔ اس کے جواب میں لالہ لاجپت رائے نے ایک جلسہ میں کہا۔ کہ سیاست ایک شطرنج کا کھیل ہے۔ اور اس میں حسب ضرورت چالیں بدلنی پڑتی ہیں۔ یہ سیاسی تدبر ہے۔ اور اس طرح چالیں بدلتے رہنا کوئی عیب نہیں ہے۔ اور یہی طریقہ تمام دنیا کے سیاست دانوں میں رائج ہے +

جمن سنگھ میں جنم اشٹمی کے دن ہندوؤں کا جلوس نکلا اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ڈیڑھ میل لمبا تھا۔ ضلع کے مختلف مقامات کے ہندو جوق در جوق جلوس میں آ کر شامل ہوئے۔ اور اظہار شادمانی کرتے تھے +

کجل گڈھ ۱۷ ستمبر۔ طوفان کا اثر [illegible] مربع میل رقبہ پر ہے حالات روز بروز خطرناک ہو رہے ہیں۔ بارش اب بھی ہو رہی ہے۔ اور طوفان زدہ علاقہ میں پانی بڑھ رہا ہے۔ انسانوں اور چوپایوں کی مصیبت کا اندازہ کرنا ممکن نہیں۔ فاقہ کشی کی وجہ سے اموات کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہے۔ لوگ درختوں کے پتے کھا کھا کر گذارہ کر رہے ہیں۔ وبائی متعدی امراض کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ ایک ہندو عورت نے اپنا ہفت سالہ بچہ چار روپیہ اور ایک کپڑے میں فروخت کر دیا۔ بچے اپنے والدین کو حالت نزع میں چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں +

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)